فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۸

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ چہار شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۵ فتح ۱۳۴۴ھش ۔ ۱۹ شعبان ۱۳۸۵ھ ۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۸۹

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۴ دسمبر ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

[redacted]

• منٹگمری (بذریعہ ڈاک) مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کی طبیعت پھر زیادہ خراب رہنے لگی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے محترم چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی سہولت کے لئے اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں مقرر کی جا رہی ہیں۔ ہر دکان پر قیمتوں کی فہرست آویزاں ہوگی۔ جو دکاندار مقررہ قیمت سے زائد وصول کرے۔ اس کی اطلاع دفتر منتظم بازار میں دیجئے۔ اجرت نامہ تانگہ بھی مقرر کیا جا رہا ہے۔ آپ تانگہ بان سے اجرت نامہ دیکھ کر کرایہ ادا فرمائیں۔

(منتظم بازار جلسہ سالانہ)

عارضی دکانات کے اجازت نامے

جن احباب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے لئے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ ۱۵ دسمبر کو دفتر منتظم بازار سے اپنا اجازت نامہ حاصل کریں۔

(منتظم بازار جلسہ سالانہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار، سوموار، منگل ہونا قرار پایا ہے۔ احباب امسال خصوصیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحبتِ صادقین نفس کی پاکیزگی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ یعنی تم صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے جو مذاہب تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدتِ جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک نبی ہو جو جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کر دے۔ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفیٰ قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے (مراد یہ کہ) دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔ اور اسی لئے فالمدبرات امرا کہہ کر قرآن شریف میں بھی قسم کھائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کرے گا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں ان سب کو ترک کر دے گا اور رسم و عادات اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہوگا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کر لے گا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس قدر دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا تو قبول کیسے ہو؟ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو یا سخت پیاس ہو اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی تو کیا اس کی شکایت بجا ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لے گا تب تک کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یہی حال دعا کا ہے اگر انسان لگ کر اسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو امید ہے کہ ایک دن اپنی مراد کو پا لیوے لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہو گئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو تیار ہیں۔ ایک من پیشاب میں ایک قطرہ پانی کا کیا شے ہے جو اسے پاک کرے۔ اسی طرح وہ بد اعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں ان کے ہوتے ہوئے چند دن کی دعا کیا اثر دکھلا سکتی ہے۔"

(البدر ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اساتذہ و طلباء سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

میری ایک ہی خواہش اور تڑپ ہے، اور وہ یہ کہ آپ اپنے رب کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی اس ادارہ پر اپنا خاص فضل رکھا ہے میری دعا ہے کہ آئندہ بھی ترقیات کے دروازے اس پر کھلتے رہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جو آپ نے اساتذہ اور طلباء تعلیم الاسلام کالج سے کالج ہال میں ۲۵ نومبر ۱۹۶۵ء کو فرمایا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پورے ساڑھے گیارہ بجے ہال میں تشریف فرما ہوئے۔ حاضرین نے اٹھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ (خاکسار محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا انچارج صیغہ زود نویسی)

سب سے پہلے منیر احمد صاحب جاوید نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

پھر پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میرے بہت پیارے اور عزیز بچو! اور میرے محترم ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا خیال تھا

کہ آج ایک غیر رسمی اجلاس میں میں اپنے بھائیوں اور بچوں سے ملاقات کروں گا لیکن اس وقت اس اجلاس کو باقاعدہ ایک فارمل اور رسمی اجلاس بنا دیا گیا ہے۔ اور ایک ایڈریس بھی پیش کر دیا گیا ہے۔ جس کے بعض حصوں کے متعلق میں پہلے ہی کچھ کہنے کو تھا۔

میں اس درسگاہ سے قبل مختلف دوروں سے گزرا ہوں۔ طالب علمی کے زمانہ میں پہلے میں نے قرآن کریم حفظ کیا۔ پھر دینی اور عربی تعلیم حاصل کی۔ اور پھر دنیوی تعلیم کے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ کالج میں پڑھا۔ پھر انگلستان گیا۔ اور آکسفورڈ میں بھی پڑھا۔

جب میرا تعلیمی زمانہ ختم ہوا

اور میں انگلستان سے واپس آیا تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے جامعہ احمدیہ میں بطور استاد کے لگا دیا۔ اس وقت مجھے عربی تعلیم چھوڑے قریباً دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اس لئے میرے دماغ نے کچھ عجیب سی کیفیت محسوس کی۔ کیونکہ وہ علوم جو میرے دماغ میں اب تازہ نہیں رہے تھے۔ وہی علوم مجھے پڑھانے پر مقرر کر دیا گیا۔ اور میں نے دل میں کہا کہ اللہ خیر کرے۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنی ذمہ واری کو صحیح طور پر نبھا سکوں۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے جامعہ احمدیہ کا پرنسپل بنا دیا گیا۔ اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ کے پیار اور حسن کا عجیب تجربہ ہوا۔ وہ یہ کہ مولوی فاضل میں ایک پرانا فلسفہ پڑھایا جاتا رہا ہے۔ (شاید اب بھی پڑھایا جاتا ہے) آج سے ہزاروں سال پہلے اس دنیا کے متعلق انسانی دماغ جس طرح سوچتا رہا ہے وہی فکر و تدبر (بالفاظ دیگر فلسفہ) جن کتابوں میں درج کی گیا ہے وہی مولوی فاضل کے کورس میں شامل تھیں۔

اب دنیا بدل چکی

حقیقتیں نئے رنگ میں ہمارے سامنے آگئیں اس لئے اس زمانہ کے انسانی دماغ کی سوچ ہمارے دماغ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ان کو بطور حقائق کے پڑھایا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ اس پرچہ کو جامعہ میں مشکل ترین پرچہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اکثر طلباء اس پرچہ میں فیل ہو جاتے تھے

اپنے طالب علمی کے زمانہ میں

بھی میں بڑا پریشان ہوتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ایک چیز جو مشکل نہیں اسے مشکل ترین بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر آج آپ کسی بچے کو یہ کہیں کہ آسمان ٹھوس ہیں اور ان میں ستارے اس طرح ٹکے ہوئے ہیں جس طرح ایک دلہن کے دوپٹے پر سونے کے ستارے لگائے ہوتے ہیں۔ تو اگرچہ کتابی علوم پر اس بچے کو اتنا عبور نہ بھی ہو۔ لیکن جس ماحول میں وہ پیدا ہوا اور اس نے پرورش پائی۔ اس کی وجہ سے اس بچے کا دماغ بھی ان باتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

میں حیران ہوتا تھا

کہ یہ ذرا سی مشکل ہے اور اس کے لئے تھوڑے سے زاویہ کو بدلنے کی ضرورت ہے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کیوں استاد اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ چنانچہ جب میں پرنسپل بنا تو یہ پرچہ پڑھانے کا ذمہ میں نے خود لے لیا۔ ہمارے ایک بزرگ استاد تھے مولوی ارجمند خان صاحب آپ میں سے بھی اکثر انہیں جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہاں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے بڑی محنت سے ان کلاسز سے نوٹ تیار کئے تھے۔ جنہیں ہمارے محترم بزرگ

سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

یہ علم پڑھایا کرتے تھے۔ خان صاحب کا خیال یہ تھا۔ کہ اگر کبھی موقعہ ملا تو وہ صحیح رنگ میں اس پرچہ کو پڑھایا کریں گے۔ جب انہیں یہ پتہ چلا کہ ایک نوجوان جوان مضامین سے دس سال تک آؤٹ آف ٹچ (غیر متعلق) رہا ہے۔ اب ہمارا پرنسپل لگا دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ جو فلسفہ کا مشکل ترین پرچہ ہے اس نے خود اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ تو وہ کچھ گھبرائے .... اور ایک دفعہ مجھے ملے تو کہنے لگے میاں صاحب! آپ نے کیا ظلم کیا ہے۔ یہ پرچہ آپ کیسے پڑھائیں گے میں نے اس علم کے متعلق بڑی محنت سے نوٹ تیار کئے ہیں۔ آپ یہ پرچہ مجھے دے دیں۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ میں نے نیت کر لی ہے کہ یہ پرچہ میں خود ہی پڑھاؤں گا باقی دیکھیں کہ اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ جب

فلسفہ کا مضمون

میں نے پڑھانا شروع کیا تو مجھے طلباء کو صرف یہ بات سمجھانے کے لئے کہ یہ مضمون آسان ترین مضمون ہے دو تین لیکچر دینے پڑے اور بتایا کہ یہ فلسفہ کا مضمون نہیں بلکہ تاریخ فلسفہ کا مضمون ہے جو آپ لوگ یہاں پڑھتے ہیں۔ اور آپ کو اس امر کے معلوم کرنے کی کوشش کی ضرورت نہیں کہ آسمان ٹھوس ہیں یا نہیں بلکہ صرف اتنا سمجھنا ہے کہ

انسانی دماغ پر

ایک دور ایسا بھی گزرا ہے کہ جس میں وہ ان باتوں کو صحیح تسلیم کرتا تھا۔ لیکن بعد میں جب سائنس اور دیگر علوم نے ترقی کی اور ساتھ ہی انڈسٹری نے بھی ترقی کی۔

اور وہ دُوربینیں جن تک پہلے کی تخیل کی رسائی نہ تھی بننے لگیں اور انسان کو اس عالم کے متعلق نئے نئے انکشاف ہوئے تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ پُرانے خیالات ان نئے علوم میں فٹ اِن (ہمنا ہتا نہ ہو) نہیں کرتے لیکن پہلے زمانہ میں لوگ اسی طرح سوچا کرتے تھے۔ پس اِس رنگ میں مَیں نے انہیں وہ فلسفہ پڑھایا۔

اسی طرح

منطق کے متعلق مَیں نے

نہیں کہا کہ صرف اصطلاحیں ہیں اور کوئی چیز نہیں اگر منطق واقعی اس طریق فکر کا نام ہے جس کے مطابق ہمارا دماغ کام کرتا ہے اور اصطلاحوں میں طریقِ بیان کا نام ہے۔ تو ایک بچہ بھی اسی طرح سے سوچتا ہے۔ اگر ایک بچہ کے سامنے دو چیزیں رکھی جائیں۔ خواہ وہ گنتی نہ جانتا ہو اور خواہ وہ زبان سے چار نہ کہہ سکے لیکن اس کی سمجھ اور عقل میں یہی ہو گا کہ یہ چار چیزیں ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ انہیں چار کی بجائے آٹھ سمجھنے لگ جائے۔

تو دن رات صبح و شام ہمارا دماغ ان طریقوں پر کام کرتا ہے۔ صرف ہم نے کچھ اصطلاحیں بنا لی ہیں اور اس علم کو منطق کا نام دے دیا ہے۔ اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

بہر حال اللہ تعالےٰ نے یہ فضل کیا کہ میری کلاس جب پہلی دفعہ یونیورسٹی میں گئی تو جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے سارے کے سارے طلبہ پاس ہو گئے۔ اس وقت

مجھے اپنے رب کی قُدرتوں کا مزید یقین ہوُا

اور مَیں نے سمجھا کہ علوم کا سیکھنا اور سکھانا بہت حد تک اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے اور کمزور انسان ہونے کی حیثیت سے ہماری کوششوں میں جو کمی رہ جاتی ہے اس کمی کو ہم اپنی دعاؤں سے پورا کر سکتے ہیں۔ یہ تجربہ الحمد للہ اب تک مجھے رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس کالج میں بھی سب سے کم لیکچر دینے والا مَیں ہی تھا۔ اگر دوسرے اساتذہ سَو سَو لیکچر دیتے تو مَیں چالیس پچاس سے زیادہ لیکچر نہ دے سکتا تھا۔ شاید کچھ اپنی غفلت کی وجہ سے اور کچھ اپنی دیگر ذمہ داریوں کی وجہ سے۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے حضور دعائیں کرنے کی وجہ سے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل رہا ہے کہ جو پرچہ بھی مَیں پڑھاتا رہا ہوں (اکنامکس اور پولیٹیکل سائنس پڑھائے ہیں) اس کے

بڑے اچھے نتائج نکلتے رہے ہیں

ایک کلاس میری ایسی تھی کہ جس کے متعلق ایک دفعہ مجھ پر یہ اثر ہوُا کہ مَیں نے کچھ حصّے اس کو صحیح رنگ میں نہیں پڑھائے اور اس میں طلبہ کمزور ہیں۔ امتحان سے پندرہ بیس دن پہلے مجھے خیال آیا کہ ایک عنوان ایسا ہے کہ اگر مَیں اس کے متعلق ان کو نوٹ تیار کر کے دیدوں تو خدا کے فضل سے یہ طلبہ بڑا اچھا نتیجہ نکال لیں گے۔ چنانچہ مَیں نے ایک نوٹ تیار کیا اور کوشش کر کے مَیں نے خود طالب علموں کے پاس پہنچایا اور ان کو کہا کہ اس کو یاد کر لو۔ چنانچہ جب پرچہ آیا تو اس میں تین سوال ایسے تھے جو میرے اس نوٹ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور چونکہ وہ مختصر اور کمپری ہنسیو (مکمل) تھا اور تازہ تازہ ان کے ذہن میں تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سال نصف سے زیادہ طلبہ نے اس پرچہ میں فرسٹ ڈویژن حاصل کیا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے فضل فرما دیا۔

پس

میرا اپنے سارے زمانہ میں یہ تجربہ رہا ہے

کہ جب ہم اپنے رب کی طرف عاجزی اور انکساری کے ساتھ جُھکتے ہیں تو وہ اپنے فضل اور رحم کی بارشیں ہم پر کرتا ہے۔ ہمارا خدا بخیل نہیں بلکہ بڑا دیالو خدا ہے۔ اگر کبھی ہم کامیاب نہیں ہوتے تو اس کا سبب صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم بعض دفعہ لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور اس کی طرف جُھکنے کی بجائے دوسرے دروازوں کو کھٹکھٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ دروازے کھولے نہیں جاتے۔ تو اُس زمانہ میں جب مَیں جامعہ میں تھا مَیں نے اپنا دل اور دماغ اس ادارے کو دے دیا تھا اور بڑی محنت سے اس کی نشوونما کی طرف توجہ کی تھی اور اس زمانہ میں جب مَیں نے حساب لگایا تو مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی کہ پہلے یا دوسرے سال جتنے جامعہ احمدیہ کے واقفینِ زندگی تبلیغِ اسلام کے میدان میں اُترے اس سے پہلے پانچ یا سات سال کے طلبہ کی مجموعی تعداد بھی اتنی نہ تھی۔ اور اس زمانہ کے بہت سے طالبعلم ہیں جو اس وقت تبلیغی میدان میں کام کر رہے ہیں۔

پھر ۱۹۴۴ء میں جب مَیں اپنی بیگم کی بیماری کی وجہ سے ان کے علاج کے لئے دہلی گیا ہوُا تھا اچانک ایک دن ڈاک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خط مجھے ملا کہ یہاں

قادیان میں ایک کالج کھولنے کا فیصلہ

ہوُا ہے اور حضرت صاحب نے تمہیں اس کالج کا پرنسپل مقرر فرمایا ہے۔ مَیں بڑا پریشان ہوُا کہ پہلے جب مَیں عربی قریباً بھول چکا تھا مجھے جامعہ میں لگا دیا گیا اب جب میرا ذہن کلّی طور پر اس چیز کی طرف متوجہ ہو چکا ہے تو مجھے وہاں سے ٹرانسفر کر کے ایک انگریزی ادارے کا پرنسپل بنا دیا گیا۔ اس وقت ابھی صرف انٹرمیڈیٹ کالج تھا۔ خیر خدا تعالےٰ سے دعا کی کہ وہ اس ذمّہ داری کو بھی نبھانے کی توفیق دے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔

ابتدا بالکل چھوٹے سے کام سے ہوئی۔ اِس جماعت پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس میں جو ساتھی ملتے ہیں وہ بڑے پیار سے کام کرنے والے اور تعاون کرنے والے ہوتے ہیں۔ گو بہت سے میری طرح بالکل Raw (خام) تھے۔ مَیں اس وجہ سے Raw تھا کہ اس میدان سے بالکل ہٹ چکا تھا۔ اور عربی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا اور اکثر ان میں سے وہ تھے جو ایم۔ اے پاس کرتے ہی وہاں آ گئے تھے۔ انہیں کوئی تجربہ نہ تھا بلکہ صرف آپ کے ایفیشئیٹنگ پرنسپل میاں عطاء الرحمن صاحب ہی ہیں جنہیں کچھ تجربہ تھا۔ باقی سب Raw ہی تھے۔ ہم نے جو کوششیں کیں وہ تو کیں ہمارے جو وسائل تھے شاید آپ ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

ایک چھوٹی سی مثال

سے اس کو واضح کر دیتا ہوں وہ یہ کہ ایک لمبے عرصہ تک پرنسپل کے دفتر کے سامنے چِک بھی نہ تھی۔ دروازہ یونہی کُھلا رہتا تھا۔ پھر اِن چِکوں کے حصول کے لئے محترم قاضی محمد اسلم صاحب کو سپیشل سفارش کرنی پڑی تب جا کر اس دفتر کو چِکیں نصیب ہوئیں اور ایک حد تک اطمینان اور پرائیویسی جو کام کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے میسر آئی۔

پھر مالی لحاظ سے بھی

خُدا تعالےٰ کا میرے ساتھ عجیب سلوک رہا ہے

کہ مَیں نے کبھی نہیں سوچا اور نہ دیکھا اور نہ پتہ کیا کہ ہمارے کھاتوں میں کتنی رقم ہے۔ ہمیشہ یہ سوچا کہ جو خرچ آ پڑا ہے وہ ضروری ہے کہ نہیں۔ اور اس خرچ میں کوئی فضول خرچی تو نہیں، ناجائز حصّہ تو نہیں۔ اگر جائز ضرورت ہوتی تو پھر یقین ہوتا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر رحم کرتے ہوئے اس جائز ضرورت کو پورا کرنے کی ذمّہ داری لی ہوئی ہے۔ پھر جب سال گزرتا حساب کرتے تو ساری رقوم ایڈجسٹ ہو جاتیں اور کبھی فکر یا تردد کرنا نہیں پڑا ورنہ یہ کالج جس میں آپ اس وقت بیٹھے ہیں کبھی نہ بنتا۔

جب مَیں نے

اس کالج کا نقشہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کیا تو آپ مُسکرائے اور فرمایا کہ اتنا بڑا کالج بنانے کے لئے میرے پاس پیسے نہیں مَیں تمہیں ایک لاکھ روپیہ کالج کے لئے اور پچاس ہزار روپیہ ہوسٹل کے لئے دے سکتا ہوں اور یہ نہیں کرنے دوں گا کہ کالج کی بنیادیں اس نقشہ کے مطابق بھر لو۔ اور پھر میرے پاس آ جاؤ کہ جی! آپ کا دیا ہوُا لاکھ تو خرچ ہو گیا ہے۔ کالج کی صرف بنیادیں بھری گئی ہیں۔ تکمیل کے لئے اَور پیسے دو۔ پس انجنیئر سے مشورہ کر کے اس نقشہ پر سُرخ پنسل سے نشان لگواؤ کہ ایک لاکھ سے بلڈنگ کا اتنا حصہ بن جائے گا۔ وہ مَیں نے تم سے بنا ہوُا لے لینا ہے۔

مَیں نے اس وقت جُراُت سے کام لیتے ہوئے حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ ٹھیک ہے مَیں حضور سے پیسے مانگنے نہیں آیا نقشہ منظور کرانے آیا ہوں اس کے لئے حضور دعا فرماویں۔ مَیں لکیریں لگوا کر لے آؤں گا لیکن مجھے اجازت دی جائے کہ جماعت سے عطایا وصول کر سکوں۔ حضور نے فرمایا: ٹھیک ہے عطایا وصول کرو لیکن وہ لکیریں ڈلوا کر لاؤ۔

مَیں نے نقشہ پر مشورہ کرنے کے بعد لکیریں ڈالیں پھر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ تب حضور نے منظوری دی کہ کام شروع کر دو لیکن اس کے بعد نہ مجھے یاد رہا کہ وہ لکیریں کس حصّہ پر ڈالی گئی تھیں۔ نہ حضورؓ کو یہ کہنے کی ضرورت پڑی کہ لکیریں کہیں اور ڈالی گئی تھیں۔ اور کالج کا پھیلاؤ زیادہ ہو گیا ہے اور رقم کا مطالبہ کر رہے ہو۔

تو اللہ تعالےٰ ہر مرحلہ پر آگے بڑھنے کی توفیق دیتا چلا گیا۔ جب ہم ایک جگہ پہنچتے تو مَیں اپنے ساتھیوں کو جو تعمیر کا کام کر رہے تھے کہہ دیتا کہ

اگلا کام بھی شروع کرا دو

جب وہ حصہ بن جاتا تو پھر مَیں کہتا کہ اب اگلا حصہ بھی بنا لو۔ مَیں شاہد ہوں اس بات کا

اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ آپ کو یہ بات بتا رہا ہوں کہ آج تک مجھے (جو خرچ کرنے والا تھا) پتہ نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ سب آمد خزانہ میں جاتی ہے اور سب خرچ چیکوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن کبھی ہم نے اس کو سمیٹا نہیں۔ یہ کالج کی عمارت ہوسٹل اور دوسری جو بلڈنگیں ہیں وہ سب ملا کر ایک لاکھ مربع فٹ سے اوپر ہیں۔ اور میرا رفتہ اندازہ ہے کہ ان پر چھ اور سات لاکھ روپیہ کے درمیان خرچ آیا ہے۔ بعض دفعہ اچھے پڑھے لکھے غیر از جماعت دوست آتے ہیں اور ان سے بات چیت ہوتی ہے تو وہ یقین نہیں کرتے کہ اتنی تھوڑی رقم میں اتنی بڑی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم ان سے کوئی چالاکی کر رہے ہیں صحیح رقم بتانے کے لئے تیار نہیں۔

تو جہاں تک ضروریات اور اسباب کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۴ء سے ہی

اس ادارے پر اپنا خاص فضل کیا ہے

اور اپنی رحمتوں کے سائے میں اسے رکھا ہے۔ وہ ہماری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ دیتا ہے اور نتائج محض اس کے فضل سے اچھے نکلتے ہیں۔ میرے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرے ساتھیوں کے دل میں بھی کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا ہوگا کہ یہ سب کچھ ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ ہم اپنی کوششوں کو خوب جانتے ہیں اور ہم سے زیادہ ہمارا رب جانتا ہے۔ جس ادارے پر اللہ تعالیٰ نے اس کثرت کے ساتھ اپنے فضل اور احسان کئے ہوں اس ادارہ کی طرف منسوب ہونے والے خواہ وہ پروفیسر ہوں یا طلبہ، ان سب کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حمد کرتے رہیں تاکہ اس کے فضلوں کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔

جہاں تک میرے جذبات کا سوال ہے

تو جو میرے جذبات پہلے جامعہ احمدیہ کے متعلق تھے وہی جذبات میرے دل میں اس ادارہ کے متعلق پیدا ہوئے اور میں نے اپنے دل کو، اپنے دماغ کو اور اپنے جسم کو اس ادارہ کے لئے خدا کے حضور بطور وقف پیش کر دیا اور بڑی محبت اور پیار کے ساتھ اس کو چلانے کی کوشش کی۔ اور ان طلباء کو جو یہاں تعلیم پاتے تھے میں نے اپنے بچوں سے زیادہ عزیز سمجھا۔ بے شک میں نے جہاں تک مناسب سمجھا سختی بھی کی لیکن اس وقت سختی کی جب میں نے اسے اصلاح کا واحد ذریعہ پایا اور بعد میں مجھے اس دکھ کی وجہ سے راتوں جاگنا پڑا کہ کیوں میرے ایک بچے نے مجھے اس سختی کے لئے مجبور کر دیا حتیٰ کہ مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔ کئی راتیں ہیں جو میں نے آپ کی خاطر جاگتے گزاری ہیں اور ہمیشہ ہی آپ کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ اور پھر میں نے اپنے رب کا پیار بھی محسوس کیا کیونکہ وہ اپنے فضل سے

میری اکثر دعائیں

قبول کرتا رہا اور کبھی کسی موقع پر بھی میرے دل میں ناکامی، نامرادی یا ناامیدی کا خیال تک پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی ان دلوں میں پیدا ہونا چاہیئے جنہوں نے اس کام کو کرنا ہے۔ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو ہمت سے نبھاتے چلے جانا چاہیئے۔ اسی طرح بچوں کے دل میں بھی ایسے خیال پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ آپ کا اس پر کوئی خرچ نہیں آتا کہ

آپ اپنے دلوں کو ایسا بنالیں

کہ وہ ہمیشہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع اور انابت کرنے والے ہوں پھر یا تو آپ کے لئے مشکلات پیدا ہی نہ ہوں گی یا اگر پیدا ہوں گی بھی تو آپ ان کو بڑی بشاشت کے ساتھ سہہ لیں گے اور وہ مصیبت جو دنیا کی نگاہ میں مصیبت ہوگی اور وہ مشکل جسے ہمارے اغیار مشکل سمجھ رہے ہوں گے وہ آپ کے لئے تکلیف دہ نہیں بنے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہ

خدا کے برگزیدہ انبیاء

کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں۔ فرمایا کہ تم اُن سے پوچھو کہ کیا وہ ان تکالیف کو تکالیف سمجھتے بھی ہیں؟ اگر وہ ان میں انتہائی روحانی لذت اور سرور پاتے ہیں تو پھر تمہارا یہ حق نہیں کہ تم ان کو تکالیف ہی سمجھو۔ یہ پاکباز لوگ ان ابتلاؤں کو جن کو دنیا مصیبت سمجھتی ہے روحانی سرور کا خزانہ سمجھتے ہیں۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ کے اندر ہی سلامتی کا سامان پیدا نہیں کیا گیا تھا؟

پس

میری ایک ہی خواہش ہے

اور ایک ہی تڑپ ہے وہ یہ کہ آپ اپنے دلوں کی کھڑکیاں اپنے رب کی طرف کھولیں اور اسی کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں اور ضرورت اور احتیاج کے وقت اسی کی طرف رجوع کریں۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور بڑی طاقتوں والا ہے۔ اگر آپ کے دل اس نہج پر نشوونما پانے لگیں تو پھر ساری دنیا آپ کے قدموں پر آ گرے گی۔ مگر پھر بھی آپ اس پر کوئی فخر نہ کریں گے کیونکہ جو چیز آپ کو مل چکی ہوگی وہ ساری دنیا اور اس کے تمام مال و اسباب سے زیادہ قیمتی ہوگی۔ اگر آپ کے دل واقعی خدا کی طرف رجوع کرنے والے اس کی طرف جھکنے والے اور اس پر توکل کرنے والے اور اس سے پیار و محبت کرنے والے اور اس کی حمد سے لبریز ہو جائیں تو آپ سمجھ لیں اور یقین کر لیں کہ ساری کامیابیاں آپ کو حاصل ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم واقعی اس کے بندے بن جائیں۔ پھر دنیا کی کسی طاقت سے ہمیں کوئی ڈر لاحق نہ ہوگا۔ اور اپنی کسی کمزوری کو دیکھ کر گھبرائیں گے نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے

آپ کو نیکی اور بھلائی کی توفیق دے دنیا میں بھی زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے اور ہر میدان میں آپ دنیا کے قائد اور لیڈر بنیں اور دنیا آپ کے کام دیکھ کر ایک طرف حیران ہو اور دوسری طرف آپ سے پیار کرنے لگے کہ یہ کیسے انسان ہیں کہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے کامیابی مقدر فرما دیتا ہے۔

اور خدا کرے کہ میرے یہ ساتھی جن کے کندھوں پر اس ادارے کو چلانے کا بوجھ ڈالا گیا ہے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کو نبھانے کی کوشش کریں اور ان کے دل میں بھی آپ کے لئے وہ پیار اور محبت پیدا ہو جائے جو تقریباً بیس اکیس سال سے میرے دل میں رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ اپنے اور اپنوں سے زیادہ آپ لوگوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور پھر وہ ان کی دعاؤں میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے ان دعاؤں کو قبول کرے اور ہمیشہ آپ کے لئے ترقیات کے دروازے کھلتے رہیں اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی۔ اللّٰھم آمین۔

(نوٹ) خطاب بارہ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد تمام طلبہ نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور پورے ساڑھے بارہ بجے واپس تشریف لائے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میری امّی جان آجکل سخت بیمار ہیں۔ (طارق سلیم احمد۔ جوہر آباد کراچی ۱۹)

۲۔ میں جملہ احباب جماعت سے اپنی کامیابی اور بچوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (محمد شفیع)

۳۔ خاکسار کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ (منور احمد محمود صاحب جماعت احمدیہ۔ پشاور)

۴۔ مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلّم وقف جدید چک ۱۶۶ ہزار بوجہ بخار شدید بیمار ہیں۔ (چوہدری لاب دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

۵۔ میرا چھوٹا بھائی علیم الدین عرصہ دراز سے بیمار چلا آ رہا ہے اسے بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے اس کے والدین سخت پریشان ہیں۔ (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۶۔ میرے بہنوئی قریشی عبد اللطیف صاحب کراچی میں بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ (سلام اللہ)

۷۔ خاکسار کی ہمشیرہ کلثوم اختر ساکن کرونڈی ضلع خیرپور میرس عرصہ سے بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (محمود احمد طارق دار الرحمت وسطی ربوہ)

۸۔ میرے چچا ملک محمد نذیر صاحب لائل پور سابق درویش ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میری چچی صاحبہ کو ڈاکٹروں نے رسولی بتائی ہے اُن کا اپریشن ہونا ہے۔ (اہلیہ محمود احمد صاحب سعید ربوہ)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

نورِ کاجل ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ، آنکھوں کیلئے مفید ترین سُرمہ، خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

روحانی خزائن بصورت سیٹ

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکمل سیٹ ستر (۷۰) روپے میں

ہم بمسرت احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرح اب حضور علیہ السلام کے ملفوظات بھی سلسلہ وار بصورت سیٹ شائع کر رہے ہیں ملفوظات کا یہ سیٹ دس جلدوں میں ختم ہوگا۔ جن میں سے آٹھ جلدیں شائع ہو گئی ہیں اور باقی بھی انشاء اللہ جلد شائع ہو کر قارئین کے استفادہ کے لئے منظرِ عام پر آنے والی ہیں

ہم اپنے کرم فرماؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے حضور علیہ السلام کی کتب کے سیٹ خرید فرمائے ہیں وہ ملفوظات کے سیٹ بھی خرید کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں اور شکریہ کا موقع دیں یہ سیٹ جہاں آپ کی علمی اور روحانی ترقی کا موجب ہوگا۔ وہاں آپ کی نسلوں کی دینی اور روحانی تربیت و ترقی کا موجب بھی ہو گا۔ امید ہے کہ احباب ان گرانقدر جواہر پاروں کو حاصل کر کے ہمیں شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ ملفوظات کی ہر جلد کی قیمت آٹھ روپے ہے اور جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ کے خریدار ہیں ان کے لئے سات روپے۔ فی جلد ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

:۔ جملہ حقوق محفوظ :۔

مایوس العلاج مریضوں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ ؐ نے فرمایا لکل داء دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسا تکلیف دہ مرض ہو اس کو لا علاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے۔ بفضل خدا ہمارے ہاں مندرجہ ذیل دوائیں ملسکتی ہیں۔ اگر آپ حاجتمند ہوں تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں

دوائے قبض دائمی	۲ روپے	دوائے پائیوریا	۲ روپے
دوائے لیکوریا	۳	دوائے ضعف جگر	۳
دوائے خارش	۳	دوائے گنٹھیا	۳
دوائے ہیرنیا	۴	دوائے دمہ	۴
دوائے کمزوری نظر	۵	دوائے موتیا بند ابتدائی	۵
دوائے ذیابیطس	۹	دوائے پتھری	۹
دوائے تپ دق (ٹی بی)	۱۰	دوائے پاگل پن	۱۰
دوائے تلی	۳	دوائے سنگرہنی	۳

دوائے امراض مخصوصہ مرداں ... ۲۲

نوٹ:۔ فرمائش کیساتھ اپنے حالات بھی لکھیں۔

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت دواخانہ فضل۔ میانی ضلع سرگودھا

چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب امیر جماعت دھرگ میانہ

حلقہ بدرہلی ممبر یونین کونسل ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے آپ کے شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) سیالکوٹ کی تیار کردہ

اکسیر اٹھرا گولیاں

اپنے عزیز کے گھر استعمال کرائیں۔ جو از حد مفید ثابت ہوئیں۔ ان کے استعمال سے خدا تعالیٰ کے فضل کے تحت

صحت مند بچہ پیدا ہوا

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا دوائی اٹھرا کے لئے بہترین ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے سٹال گولبازار سے بھی خرید فرماویں

ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مفت کیلنڈر

ہر چینی رسالہ حیات سالانہ چندہ پر اور ڈیڈر ڈائجسٹ نصف چندہ پر، ایک مفت ڈائری حاصل کریں۔

ارشد سنز اردو بازار لاہور ۲

ھوالشافی

احمدیہ دواخانہ کے کثیر الفوائد اور مجرب تحفے

جوہر مقویات:۔ اعصابی طاقت کیلئے زود اثر گولیاں ۴۰ گولی ۵/-

بڑشں عنبری:۔ تمام قوتوں کی پوری حفاظت کرتی ہے ۳۲ گولی ۵/۸

ٹی ٹانک:۔ طاقت کو زبردست تحریک کرنیوالی ۱۰ گولی ۳/-

اکسیر حیات:۔ مردوں کو اولاد کے قابل بنانیوالا اکسیر ۳۲ گولی ۳/۸

مفرح عنبری:۔ مقوی دل دماغ امرت شش دکھنے والا ۳/۵۰ چھٹانک

خمیرہ مروارید:۔ دل کے لئے بے مثل چھٹانک ۲/۵۰

کثیر الشفا ہمدردی:۔ نزلہ زکام کھانسی اور پھیپھڑوں کی طاقت امراض کے لئے ۴۰ خوراک ۶/۵۰

تریاق جگر:۔ نظام ہضم کی درستی کے لئے نہایت زود اثر اور فولاد والا تریاق ۶۰ خوراک ۵/-

تریاق نسواں:۔ اٹھرا کی گولیاں۔ اولاد بھی زندہ ہوتی ہے۔ کورس ۱۵/-

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید ربوہ میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا اولین فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دینی بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بیوی بچوں کے لئے چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

باقی تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

خاکسار افسر امانت تحریک جدید

عظیم الشان بشارت

گھر بیٹھے سارے قرآن کریم کا ترجمہ اور سارے قرآن پاک کی رکوع وار لغات خود سیکھنے بیوی بچوں کو سکھلانے کے لئے صرف پانچ روپے کی حقیر رقم میں جلسہ سالانہ پر حاصل کریں اور دس شاہکار تبلیغی مضامین کا مجموعہ مفت حاصل کریں (۱) ختم نبوت پر سات مناظرے مفت (۲) حضرت مسیح کشمیر میں مع فوٹو بلاک مفت (۳) حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت غلام شاہ مجدد بنے تک چھ ہزار سال میں اہل اللہ کی پیشگوئیاں مفت (۴) کمالات اسلام مفت (۵) عقائد احمدیت مفت (۶) تینتالیس ہزار کے انعامی چیلنج مفت (۷) محامد خاتم النبیین یا شان رسول عربی مفت (۸) اعلیٰ معجزہ مفت (۹) حضرت مسیح موعود کے دعوے پر حلف موکد بعذاب مفت (۱۰) با تصویر پیغام حق مفت۔ ناپسند آنے پر ایک سال تک واپسی کی شرط ہے

حکیم عبد اللطیف شاہد قریشی محمد اکمل افضل جنرل سٹور گولبازار۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ہر قسم کا کپڑا کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کیلئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں،

ایم الہی بخش حسین بخش۔ ۱۳۱۔ انارکلی۔ لاہور

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ دسواس۔ جنون۔ دیوانگی بے خوابی اور پاگل پن کا کامیاب علاج

دواخانہ حکیم عبد العزیز کھوکھر منزل چک چٹھہ تحصیل حافظ آباد۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ شکایات کیلئے مفید دوا

قیمت فی شیشی اکسیر روپیہ پچاس پیسہ اور دو روپیہ پچاس پیسہ۔ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

تریاقِ معدہ * معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا * ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ

تاریخِ احمدیت (جلد ششم)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے فقید المثال کارنامے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی کامیاب قیادت اور تحریک آزادی کشمیر کے لئے پچاس سالہ جہاد کا حیرت انگیز مرقع مصور و مجلد صفحات پونے آٹھ سو (۷۷۵) اور ہدیہ صرف دس روپے۔ آج ہی رجسٹر کرا لیجئے (ایکے از مطبوعات) **ادارۃ المصنفین** ربوہ

کلام محمود (عکسی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ روحانی منظوم کلام خوشنما اور دیدہ زیب نظر بلاک کی طباعت میں شائع کیا گیا ہے۔

کاغذ سفید۔ ٹائیٹل خوبصورت سہ رنگا

قیمت صرف ۱۶۲۵

جلسہ سالانہ پہ تاجران کتب سے حاصل فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد گرامی

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام کا یہ انتخاب ملک محمد عبد اللہ صاحب نے بلاک کی طباعت میں شائع کیا ہے جو خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اسکی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں"

مکتبہ تبشیر نا القرآن دار الرحمت وسطی ربوہ

کرشن ثانی اور جنگ ہمالہ جات ثانیہ

خصوصی معلومات

۱۔ حضرت مسیح الموعودؑ بھارت میں کیوں پیدا ہوئے؟
۲۔ قادیان بھارت میں کیوں رہ گیا؟
۳۔ کرشن اول و کرشن ثانی مسیح موعودؑ کی ہمنا ہتیں
۴۔ کرشن ثانی مسیح الموعودؑ ہندو مسلمان کی صلاح کے لئے کون فامولا پیش کیا؟
۵۔ اگر جنگ ہمالہ جات ثانیہ عدم صلح کے وجہ چھڑ گئی تو فتح کس کی ہوگی؟
۶۔ جماعت احمدیہ کی جنگ کے متعلق پالیسی کیا ہوگی؟

مرزا شکر علی گورنمنٹ کنٹریکٹر مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۳۲ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ ۔ لاہور

حب اطہر (رجسٹرڈ)

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پونے چودہ روپے

حب مسان

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی ۲-۱۲ روپے

بچوں کی چوسنی

دست روکنے کی بہترین دوا فی شیشی ایک روپیہ ۱-۱

مفید النساء

ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں محض للہ ربانی باتوں کو سننے کیلئے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (ارشادات گرامی حضرت مسیح موعودؑ)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ربوہ تشریف لانے و واپسی کیلئے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

۲۶ دی مال

جس نے ہر جماعتی خدمت کے موقع پر خوشی سے اپنی خدمات پیش کی ہیں

کی

نئی اور آرام دہ بسوں میں سفر کریں

فل اور ایڈوانس بکنگ کیلئے ہمارے نزدیکی سٹینڈ انچارج سے رجوع فرمائیں (مینیجر)

سفوفِ حیند ماہواری خون کم اور رک رک کر اور تکلیف سے آنا۔ اسکے لئے مفید و مجرب نسخہ قیمت فی تولہ ایک روپیہ ۱/- دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

افرودور!

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی ، کام کرنے کو جی نہ چاہنا ، ذہنی کھچاؤ

چڑچڑاپن ، جلد غصہ آجانا ، ذہنی انتشار ، جلد تھک جانا

بے حد کمزوری ، مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افرودور گولیاں بے حد مفید ہیں استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ ۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک پندرہ روپے ،

شفا میڈیکو

۳۲۱۱

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳

سلسلہ احمدیہ کی ایک جامع اور مستند کتاب

تفہیماتِ ربّانیہ

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء پر اسے اعلیٰ لٹریچر قرار دیا اور دو مرتبہ اس کی خریداری کے لئے احباب کو ارشاد فرمایا
- سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء میں اس کی خریداری کی تحریک فرمائی۔
- علماء سلسلہ احمدیہ نے بالاجماع اس کی افادیت اس کے جوابات کی جامعیت اور مدلل دلا جواب ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔
- غیر احمدی علماء کو گزشتہ ۳۵ برس میں اس کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی۔
- اس کتاب میں مخالفین کے جملہ اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے گئے ہیں
- یہ کتاب خلافت ثالثہ کے سلسلہ میں ایک خاص تفہیم پر بھی مشتمل ہے۔

اس کتاب کا تازہ ایڈیشن بالکل ختم ہونے کو ہے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر اس کے خریدنے کا آخری موقعہ ہے نہایت محدود تعداد باقی ہے۔ قیمت سفید کاغذ گیارہ روپے اخباری کاغذ ۸ روپے ملنے کا پتہ مکتبۃ الفرقان ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن	سٹار ٹمبر سٹور	لائل پور ٹمبر سٹور
۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸	۹۰ فیروز پور روڈ لاہور	راجباہ روڈ لائل پور ۳۸۰۸

مسیح پاکؑ کے معزز مہمان

جلسہ سالانہ ربوہ کی مبارک تقریب ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۶۵ء

میں شمولیت اور واپسی کیلئے

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

(۱۲۱ بادامی باغ لاہور)

کی

بسوں میں سفر کرکے اپنی قومی کمپنی کی حوصلہ افزائی کریں

فل بکنگ

برائے گوجرانوالہ، لاہور۔ لائل پور۔ میانوالی۔ سرگودہا سے ربوہ کیلئے ہمارے نزدیک ترین دفتر سے رابطہ قائم فرمائیں

چوہدری محمد نواز مینجنگ ڈائریکٹر کمپنی ہذا

ٹیلیفون سرگودہا۔ ۲۳۶۳ چوہدری بشیر احمد مینجر لاہور ۷۸۵۶

تعلق باللہ میں ترقی اور اثر پذیری کیلئے خلافت سے دلی وابستگی ضروری ہے

مبلغین اسلام کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ——— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مبلغین اسلام کے اعزاز میں منعقدہ ایک تقریب میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے انہیں یاد دلایا کہ ان کا اصل کام تبلیغ و اشاعت اسلام کے ذریعہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کام کو باحسن وجوہ انجام دینے کے لئے تعلق باللہ میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ انقلاب منطقی دلائل سے نہیں بلکہ دل کی گرمی سے رونما ہوتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم تعلق باللہ میں جبھی ترقی کر سکتے ہیں کہ ہم خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں۔ اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں اس خصوصی تقریب کا اہتمام مورخہ ۱۲ دسمبر کو بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے کیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کی بعدہٗ مجلس مقامی کے معتمد مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر نے عنقریب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے باہر تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام (مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب) نیز ممالک بیرون میں فریضہ تبلیغ ادا کر کے واپس تشریف لانے والے مبلغین اسلام (مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ یوگنڈا۔ اور مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری مبلغ سیرالیون) کی خدمت میں الوداع و خوش آمدید کا مشترکہ ایڈریس پڑھا۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری کی مختصر جوابی تقاریر کے بعد صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مبلغین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں عنقریب باہر جانے والے مبلغین سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جن ملکوں میں بھی جائیں وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ میں خدام و انصار اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم کریں۔ لیکن ان تنظیموں کا قیام اس رنگ میں عمل میں آنا چاہیئے کہ جماعت کے افراد میں مرکزیت ترقی کرے اور خلافت کے ساتھ ان کی وابستگی بڑھے کیونکہ ان تنظیموں کے قیام کا اصل مقصد یہی ہے۔

مبلغین سے خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا آپ لوگوں کا کام تبلیغ و اشاعت اسلام کے ذریعہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کرنا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو اور محبت و عشق الٰہی کی آگ آپ کے سینوں میں ہو کیونکہ روحانی انقلاب محض منطقی دلائل سے نہیں بلکہ دل کی گرمی سے رونما ہوا کرتے ہیں۔ آپ تعلق باللہ میں ترقی کئے بغیر دنیا میں انقلاب لانے کی جد و جہد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ مرکز کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنائے بغیر اور خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ ہوئے بغیر تعلق باللہ میں ترقی ہرگز ممکن نہیں ہے آپ خواہ کتنی ہی عبادت کریں اور زعم خود کتنا ہی بڑا مقام کیوں نہ حاصل کر لیں جب تک مرکز سے اور خلافت سے آپ کا تعلق مضبوط نہیں ہے آپ کچھ بھی نہیں ہیں۔ سب برکتیں خلافت کے ساتھ وابستگی میں ہی مضمر ہیں۔ پس خلافت کے ساتھ وابستہ رہیئے اور اپنی دلی وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے ہوئے تعلق باللہ میں ترقی کرنے اور خود ایک نور بننے کی کوشش کریں تاکہ آپ دنیا کو منور کر سکیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا یہ کبھی نہ بھولیں کہ آپ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کے تربیت یافتہ اور پروردہ ہیں اس لئے آپ کی ذمہ داری زیادہ ہے آپ نے جو فیض حاصل کیا ہے آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس فیض سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ جہاں بھی جائیں وہاں کے لوگوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ان میں بھی فیض حاصل کر کے دوسروں کو فیض پہنچانے کی اہلیت پیدا ہو جائے۔

اس پُر اثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب جس میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران و مبلغین اسلام کثیر تعداد میں شریک ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

سپیشل ٹرین از راولپنڈی تا ربوہ

۱۸ دسمبر ۶۵ء بروز ہفتہ شام

روانگی از راولپنڈی ۲۰-۱۷ یعنی پانچ بج کر ۲۰ منٹ پر شام

چک لالہ	آمد	۳۰-۱۷	روانگی	۴۳-۱۷
مندرا	"	۳۰-۱۸	روانگی	۳۵-۱۸
گوجر خان	"	۵۴-۱۸	روانگی	۰۲-۱۹
سوہاوہ / سوکسوال	"	۱۵-۱۹	روانگی	۳۵-۱۹
ٹنڈوئی	"	۴۱-۱۹	روانگی	۵۶-۱۹
جہلم	"	۱۵-۲۱	روانگی	۳۰-۲۱
(ایک بوگی جہلم سے لگائی جائے گی)				
کھاریاں	آمد	۰۰-۲۲	روانگی	۱۵-۲۲
(ایک بوگی مزید کھاریاں سے لگائی جائے گی.				
لالہ موسیٰ	آمد	۴۰-۲۲	روانگی	۰۵-۲۳
حوڑہ کرنانہ	"	۲۳-۲۳	روانگی	۴۲-۲۳
۱۹ دسمبر ۶۵ء بروز اتوار چلیانوالہ	"	۱۰-۰	روانگی	۲۰-۰
ملکوال	"	۳۰-۱	روانگی	۴۰-۱
بھلوال	"	۳۰-۲	روانگی	۴۰-۲
سرگودھا	"	۴۵-۳	روانگی	۵۵-۳
ہنڈیوالی	"	۲۵-۴	روانگی	۴۵-۴
ربوہ	"	۵۵-۵ علی الصبح۔		

ہدایات:۔ اس گاڑی میں تمام سفر کرنے والے احباب راولپنڈی سٹیشن سے اپنے ٹکٹ ربوہ کے لئے خرید کریں گے۔ بکنگ آفس پر تین خدام تین بجے سے ۵ بجے شام تک امداد کے لئے موجود ہوں گے

ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ حسن ابدال۔ واہ کیمبل پور۔ کوہاٹ۔ مری۔ وغیرہ کی جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں اور ۱۸ دسمبر بروز ہفتہ شام پانچ بجے تک سٹیشن پر پہنچ جاویں۔ گاڑی پلیٹ فارم نمبر ۱ سائڈنگ میں کھڑی ہوگی اور اس طرف کا بڑا گیٹ کھلا رہیگا۔

ٹرین کے انچارج مکرم میر محمود رشید صاحب قائد خدام الاحمدیہ ہوں گے اور نگران اعلیٰ مکرم میاں محمود احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ہوں گے۔ ان سے پورا پورا تعاون کیا جاوے۔

جہلم اور کھاریاں کے احباب اپنے اپنے سٹیشنوں سے راہ راست ربوہ کے ٹکٹ خرید کریں گے۔ درمیانی سٹیشنوں والے احباب ... گنجائش ہوگی۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

۵۲۵۴